AUM

THE WISE SAYINGS

OF

LALISHWARI

واگھیہ للي ایشوری

(Urdu Edition)

PART II.

BY

Pt. A. K. Wanchoo

1996

1st Edition 1,000. Price 0-2-6.

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

اوم

واکھیہ للی شوری

اُردو ایڈیشن

جلد دویم

اے۔ کے۔ وانچو

1996

پبلشرز:-

ٹرسٹ پبلشنگ ہاؤس

حبہ کدل سرینگر

(بردو کا پریس سرینگر)

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

تمہید

پبلک کی قدر دانی نے میری ہمت کو بڑھایا اور میں اس اشاعت میں للی شوری کے واکھیوں کا دوسرا قسط آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اُمید ہے۔ کہ یہ حصہ بھی وُہی مقبولیت حاصل کریگا۔ جو اس سے پیشتر حصّہ اوّل میں ہوئی ہے۔ قدر دان اصحاب شاید جانتے ہیں۔ کہ للی شوری کے واکھیہ منتشر حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کا جمع کرنا میرا اور میرے ساتھی پنڈت سروانند جی چراغی کے شب و روز کی کاوشوں کا ہی رہین منت ہے۔ ہمیں بے شمار دیہات کا دورہ کرنا پڑا ہے۔ شکر ہے۔ کہ ہم بڑی حد تک اس مشترک مشن میں کامیاب ہوئے۔ واکھیوں کی تیسری قسط بھی زیر طبع ہے۔ جو عنقریب شایع کی جائے گی۔

للی شوری کے شیدائیوں سے میں نے پُر زور اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس کارِ خیر میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ اگر اس مہان دیوی کے کلام کا کوئی غیر مطبوعہ جزو ان کے پاس موجود ہو۔ تو وہ مجھے عنایت فرمائیں۔ تاکہ عوام دیوی موصوفہ کے کلام سے بہرہ اندوز ہو سکیں۔ علاوہ اس کے دیگر مہاپُرشوں کی تصانیف بھی اگر قلمی صُورت میں کسی صاحب کے پاس موجُود ہُوں۔ تو وُہ بھی مجھے عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔ تاکہ میں ان کو بھی شایع کروں اور پبلک ان کے کلام سے بھی لطف حاصل کر سکیں ؛

آپ کا مخلص خدمتگذار اے۔ کے۔ وانچو

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

واکھیہ للہ شوری

اومئی اکوئی اچھُر پرُمُ
سوئی ہا مالہ رُٹُھم وندس منز
سوئی ہا مالہ کنہ پھٹہ گرُم تہ ژرُم
آسس ساٹھ تہ منیپنس سون (۱۰۱)

میں نے سرف ایک ہی اکھر اوم پڑھا۔ اسی ایک اکھر کو میں نے دل میں جمالیا۔ وہی ایک اکھر میں نے دل روپی پتھر پر اچھی طرح سے کندہ کیا۔ میں راکھ تھی۔ اور سونا ہو گئی ہے

اومئی آدھہ تہ اومئی سورُم
اومئی ٹھُرُم پننُ پان
انتہ تراوتھ نہتھی بوسُم
توے پروُم پرمس تھان (۱۰۲)

اوم ہی سب کا آدھہ ہے۔ میں نے اسی پر دچار کیا۔ اوم کو ہی میں نے اپنا آدھار بنایا۔ اس جھوٹے سنسار کو چھوڑ کر مجھے سچائی محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے پرمیشور کا ستھان پایا ہے

اومئی چھُ دُتھ پت اومئی چھُو سرُنُ
اومئی چھُو اپدیش آپر زان

۱۔ راکھ۔ ۲۔ فانی شریر ۳۔ پرماتما۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

اومئی پرن اومئی سُرن
اومئی سیت چھئے زانی زان (۱۰۳)

اوم ہی سب کا آدھار ہے۔ اوم ہی پر وچار کرنا ہے۔ اوم ہی سچا اُپدیش ہے۔ جو کہ ان پڑھ کو بھی روشنی دیتا ہے۔ یعنی اگیانی سے گیانی بن سکتا ہے۔ اوم ہی پڑھنا ہے۔ اور اوم پر ہی وچار کرنا ہے۔ اوم ہی ہمیں سچے گیان سے واقفیت کرائے گا ؎

آرس نیرہ نہ مُدرُ شرے
نرہ پریس نیرہ نہ شورا[1] ناوُ
مُور کھس پرٹن[2] چھئی ہمتس کشُن

یس ہیہ مالہ وانڈس پہہ ٹراوُ (۱۰۴)

آلو بخارا سے کبھی میٹھے رس کی اُمید نہیں ہو سکتی۔ ایک نامرد کبھی بھی بہادر نہیں کہلایا جا سکتا ہے۔ بے وقوف کو نصیحت کرنے ہاتھی کو جیسی کھجلی کرنی ہے۔ جس بیل کو سُستی آگئی۔ وہ چُست نہیں ہو سکتا

بببر لنگس مُشک نو مُورے
ہُون لبنت کوفُور نیر نہ زانہہ
مَن بُدھ گارہ من فیرُی زیرے
نتہ شالہ[3] ڈُونگے نیری کیاہ (۱۰۵)

ببر (ریحان) کی ٹہنی سے خوشبو نہیں جائے گی۔ کُتے کی چمڑی سے کافور کبھی بھی نہیں نکلے گا۔ اگر تم من کو اُسکی (ایشور) طرف لگاؤ گے۔ تو وہ آسانی سے تمہاری طرف آئے گا۔ ورنہ گیدڑ بھبکیوں سے کچھ مطلب حاصل نہ ہوگا ؎

---

[1] بہادر۔ [2] نصیحت کرنا۔ سمجھانا۔ [3] صرف زبان سے پڑھنا جس کے ساتھ [illegible] ہوا ایسا ہی ہے نتیجہ جیسا کہ گیدڑ کا چلانا ؎

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

کینژرن دِیتو تھتم اور سے آلو
کینژرو رَٹھئ نالہ وتھ
کینژرن مس چیتھ اچھہ لجہ تالو
کینژرن پِپت گے ہالو کھت (۱۰۶)

کئیوں کو تو (ایشور) خود ہی بُلاتا ہے۔ یعنی اپنا انوگرہ کرتا ہے کیئوں نے دریائے جہلم کا سارا پانی پیا۔ یعنی مالا مال ہو گئے۔ کئی ہشت ہو کر اوپر کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ کیئوں کا فصل پک کر ٹِڈی دل نے برباد کیا۔

کیاہ کرہ پانژن دہن تہ کاہن
وکشن ییتھ لجہ کرت یم گے
ساری سمہ ہن اکسی رزہ المہ ہن
اَدہ کیازہ راوِ ہے کاہن گاو (۱۰۷)

میں پانچ (تو تو) دس (اندریاں) اور گیارہ (اندریاں اور من) کو کیا کروں گی۔ جو اِس ہانڈی روپی شریر کو گھنگول کر چلے گئے یعنی وشیوں کی طرف لے گئے۔ اگر سب اکٹھے ہو کر ایک ہی رسّی کو کھینچتے یعنی سب اندریاں پرماتما کی طرف لگ جاتیں۔ تب وہ گائے کیوں گم ہو جاتی۔ جو گیارہ کی ملکیت تھی۔ یعنی ایشور کے پانے میں کیوں محروم رہ جاتے۔

کتھ ہا و نے کتھ ہا و نے
کتھ ہیان لیئی لال
منز ییدانس نندبہ پہئ
ڈمب ییتھ ژلیئ شال (۱۰۸)

۱۔ دریائے جہلم کا مطلب اقبال۔ ۲۔ پانچ بھوت دس ۳۔ دس اندریاں ۴۔ اندریاں اور من

ہے منش! میں تمہیں ایک بات بتاؤں گی۔ میری بات بیش بہا ہے میدان کے اندر تم غافل ہو کر سو گئے۔ تو گیدڑ تمہاری اُجرت یعنی اِستری آں وغیرہ لے کر بھاگ جائے گا۔ یعنی اگر تم سنسار میں غافل رہ گئے۔ تو کال روپی گیدڑ تمہارا کام ختم کر دے گا۔

کُس ڈَنگہ تہ کُس زاگہ
کُس سَر وترہ تیلی
کُس ہَرس پُوزہ لاگہ
کُس پَرمہ پد میلی (۱۰۹)

وہ کون ہے۔ جو سوتا ہے۔ وہ کون ہے۔ جو جاگتا ہے۔ وہ کونسا جھیل ہے جس سے کہ پانی ہر وقت نکلتا رہتا ہے۔ وہ کونسی چیز ہے۔ جو شو کی پوجا میں لائی جائے۔ وہ کونسا اُونچا ستھان ہے۔ جسکو تم حاصل کرو گے۔

مَن ڈَنگہ[۱] تہ اکول زاگہ
دیرِھ سر[۲] پانژھ اندرہ وترہ تیلی
سو وچار پوشہ ہرس پُوزہ لاگہ
پرمہ پد چیتن شو میلی (۱۱۰)

من سویا رہتا ہے۔ اور جب کہ یہ من "کول" سے نیچے آتا ہے تو جاگتا ہے۔ پانچ اندریاں ایک جھیل کے مانند ہیں۔ جو ہر وقت بہتا رہتا ہے۔ وہ پوتر چیز جو شو کی پوجا میں لائی جاوے۔ اپنے آتما کا وچار ہے۔ وہ اُونچا ستھان جس کو تم حاصل کرو گے۔ شو سروپ کا درشن ہے۔

۱۔ لگاتار۔ ۲۔ خواب غفلت ۳۔ ہمیشہ۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

کھِت تہ مُودی نہ کھِت تہ مُودی
آدہ زَن گُنڈ تک کرُودہی نار
یِم ہِیٔ مالہ ہِندہ وُپل ہاکس پھُرُدمی
تِم ہِیٔ مالہ آدہ مُودی نہ زاہنہ (۱۱۱)

کھا کر بھی مر گئے۔ اور نہ کھا کر بھی مر گئے۔ تب وُہ کرودھ اگنی میں جل گئے۔ جو صرف کا سنی اور اوپل ہاک پر گذارہ کرتے ہیں یعنی سنتوش کرتے ہیں۔ ہے منش! تب وُہ کبھی نہیں مرتے یعنی کبھی دُکھی نہیں رہتے ؀

گورِس پرِژُم ساسہ لٹے
یَس نہ کُنہہ وَنان تَس کیاہ ناوٗ
پرِژان پرِژان لوٗسُس تہ ہُچھس
کُنہہ نَس نِشہ کیاہ تان زاوٗ (۱۱۲)

میں نے گورو دیو سے ہزار بار پُوچھا۔ کہ اُس کا کیا نام ہے۔ جس کو بے نام کہتے ہیں۔ پُوچھتے پُوچھتے میں تھک گئی اور ہار گئی۔ کسی چیز سے کوئی چیز نکلا۔ یعنی کسی چیز سے ایسی سوکھشم چیز نکلی۔ جو عقل سے باہر ہے ؀

گورَن وَنِنَم کونوٗی وَژُن
نیبرہ دِپنَم اندری اَژُن
سُوی مَے لَلہ گَو واکھ تہ وَژُن
تَوَے ہیوتُم نَنگے نَژُن (۱۱۳)

گورو دیو نے مجھے ایک ہی اُپدیش کیا۔ کہ باہر سے اندر کی طرف

(۱) ایسی چیز جو عقل سے باہر ہے۔ (۲) آتما اور پرماتما کا گیان (۳) شبد کے ساتھ ایکتا۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

چلی جاؤ۔ وُہی میرے لئے نیم اور اُپدیش بنا۔ تب میں ننگی ہو کر ناچنے لگی ؂

گرہٹہ چھُو فیران زیرے زیرے
اوہو کی زانلے گرہٹک ٹرل
گرہٹہ یلہ فیرہ تئے زاو بول زیرے
گوڈ واتہ پلنئے گرہ ٹئے ہل (۱۱۴)

چکی آہستہ آہستہ پھرتی رہتی ہے۔ چکی کی درمیانی کیل ہی چکی کے کرتب کو جانتی ہے۔ جب چکی گھومنا شروع کرے گی۔ تب گیہوں خود ہی چکی کے پاس پیسنے کے لئے پہونچ جائیں گے ؂

گورس میل پو آمن ناٹن
بیمین پشن ساودھ کیاہ آسے
یہ حال گورس زانہ کیاہ ٹزاٹن
برہمہ کوٗلس ہیوہ کیاہ پیمئے (۱۱۵)

گورو دیو کو کچا مانس کھانے کی خواہش ہوئی۔ کہ دوسرے پشوں کا کیا مزلہ ہوگا۔ یہ گورو دیو کا حال ہے شِشوں کا کیا قصور ہے ہند برہمہ رُوپی درخت سے کیا میوہ نکلے گا ؂

گاٹلا اَک ڈیٹھم بوچھہ سیتی مران
پن زن ہران پوہ نے داوہ لہ
نش بُدھ اَک ڈیٹھم دانس مارن
تتہ لل بہ پیوارن ژہوانم ہنہ پراہ (۱۱۶)

ایک دانا آدمی میں نے بھوک سے مرتے دیکھا جیسے پوہ کے مہینے ہوا کھیتوں۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

میں ذرا سے ہوا کے جھونکے سے پتے گرتے ہیں۔ میں نے ایک بے وقوف کو دیکھا۔ جو کہ اپنے باورچی کو مارتا تھا۔ تب سے میں اُس دِن کے انتظار میں ہُوں۔ جب کہ مجھ سے دُنیا کا پریم چھُوٹ جائے۔

نیم کرُت گرہ بایہ
ژرتس کرہ بایہ پیٹھی
مرِہہ برونٹھی مرُبا
مرِت ہہ مرتبہ ہری (۱۱۷)

جب کہ تُم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔ تب تُم نے ایک وعدہ کیا۔ وُہ وعدہ تمہیں کب یاد آئے گا۔ تمہیں مرنے سے پہلے ہی مرجانا چاہیئے۔ پھر جب تمہاری موت کا دِن آئے گا۔ تب تمہارا مرتبہ بہت بلند ہوگا ۔

ہہ پیالیٔ ہہ غزالیٔ
نہ کھیے یم ہند تہ نہ شونٹھ
شُہون چھس پتہ ترے
شتن چھس برونٹھے (۱۱۸)

میں نے نہ کبھی بچے کو جنم دیا نہ ہی میں خود پیدا ہوئی۔ میں نے نا سنج اور سونٹھ نہیں کھائی۔ میں چھ کے پیچھے ہوں اور سات کے آگے ہُوں۔

نا کھو بہ نو رانی منگے
مہ راوُن رنج کرم کیاہ

(۱) کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار۔ اگیان۔ (۲) سمجھو

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

پہ گوم لیکھتھ تہ ماہرمے

ہرم ہرم تہ ہرم کیاہ (۱۱۹)

ہے پرماتما! میں رانی بننا نہیں مانگتی۔ راون کی بڑی سلطنت مجھے کس کام کی ہے۔ جو میرے ماتھے پہ لکھا گیا۔ وہ کون ہٹا سکتا ہے۔ جلا جائے گا۔ جلا جائے گا۔ میرے سے کیا چلا جائے گا۔

نفسی میون چھوئی مدہستوی

امہ ہیس منگنم کرہ کرہ بلی

لچھہ منزرہ ساہہ منزرہ اکھا لوستی

نتہ ہت نم ساریٔ تل (۱۲۰)

میرا نفس ایک مست ہاتھی کے مانند ہے۔ جو ہاتھی مجھ سے ہر وقت بل یعنی خوراک مانگتا ہے۔ لاکھوں اور ہزاروں میں سے کوئی ایک بچ سکتا ہے۔ ورنہ یہ ہاتھی ہر ایک کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالتا ہے۔

نابد بورس اٹہ گنڈ ڈیول گوم

دِن کار ہل گوم ہکہ کیوہ

گورہ شبد ونن راون تیول دم

پہلہ رست کھیول گوم ہکہ کیوہ (۱۲۱)

نبات کے بوجھ کا گانٹھ میرے کندھے پہ ڈھیلا پڑ گیا۔ دِن کا کام میرے واسطے الٹا ہو گیا۔ تو میں کیسے کامیاب ہو سکوں۔ گورو کے شبد میرے واسطے زہر قاتل ہو گیا۔ میرا ریوڑ بغیر گڈریا یعنی

دا۔ بسنا جائے گا۔ ڈپنچ گیا۔ حلا۔ بہت مشکل۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

رہبر کے ہو گیا۔ میں کیسے کامیاب ہو سکوں؟

ژالُن چھُو وُزملہ تہ ترٹے

ژالُن چھُو منڈنن کٹے کار

ژالُن چھُو پنُن پان کڈُن گرٹے

ہتہ مالہ سنتوش واتہ پانئے (۱۲۲)

برداشت کرنا بجلی کا چمکنا اور گرنا ہے۔ برداشت کرنا دوپہر کے وقت اندھیرا ہونا ہے۔ برداشت کرنا اپنے آپ کو چکی میں سے گذارنا ہے۔ ہے پیارے! سنتوش کر۔ کیونکہ جو کچھ تمہارے ماتھے پر لکھا ہے۔ وہ تمہیں ضرور ملے گا۔

ژِہی دیوہ گرتس تہ دہرتھی سَنرگ ؎۱

ژےٚ دیوہ وتت کُرنزان پران

ژِہی دیوہ ٹھنہ روستی وُزک

کُس ژاہنہ دیوہ چون پرمان ؎۳ (۱۲۳)

ہے پرماتما! تو ہر کسی جگہ اور سارے جہاں میں موجود ہے تو نے ہی سارے شریر دھاریوں کو پران دیئے۔ تو بغیر بجائے بجتا ہے۔ تمہارا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

ژِرمُن ژِلت دِیوتُن پُن پانس

ہیتھ کیاہ وو وُچھتہ پھلی سوی

ہُوڑس اپدیش گئے رینز دہمس

کَن دانِدس گور آپہرت روو (۱۲۴)

؎۱ جو قسمت میں لکھا ہے وہ خود بخود ضرور پہنچ جائے گا۔ ؎۲ موجود ہے

؎۳ اندازہ۔

تم نے چھتری کاٹ کر اپنے واسطے میخ گاڑھ دی۔ ایسا تم نے کیا بیج بویا۔ جس کا پھل تم کھاؤ گے۔ مورکھ کو نصیحت کرنی جیسی گنبد پہ باندے پھینکنے ہیں۔ وہ ایسے ہی ضایع ہونگے۔ جیسے کہ بھورے بیل کو گرد کھلانا ہے ؏

چِت اُمرِ پہٹھ تھوٗرِ
ہتہ تراوتھ لاگہ ہ زور
تتہ ہتہ نوشینک زے سندرزہ
وُزہ شر ہتہ کوچھہ نو موُرِ (۱۲۵)

اپنے چت کو امر پرماتما پر لگانا چاہیے۔ اگر تم نے پیچھے راستے کو چھوڑ دیا۔ تو تمہارے خیالات وشیوں کی طرف لگ جائیں گے وہاں پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ حوصلہ کرنا چاہیے۔ خیالات ان دودھ پینے والے بچے کی طرح ہیں۔ جو کہ ماں کی گود میں چنچل رہتا ہے ؏

ژامر چھتر رتھ سنگھاسن
ہلاد۔ ناٹہ رس۔ تولہ پریاک
کیا مانت یتہ ستھر اسہ وُن
کوہ زان کاسی مرنن خینکھ (۱۲۶)

ژامر۔ چھتر۔ رتھ سنگھاسن خوشی۔ تھیٹر ایک نرم بستر ان میں سے کوئی بھی اس سنسار میں پائیدار نہیں۔ آتما سے الگ ہے تمہارے مرنے کا خوف کیسے چلا جائے گا ؏

کیاہ بوزک موہ چھوہ سندرہ وار
سوتھ۔ لوہرت پچھی تم پنکھ

۱ پرماتما۔ ۲ شک کرنا۔ ۳ اگیان روپی اندھیرا

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

یم وٹھو کرنے کانہ چھولہ وار
کوہ نٲن کاسِتھ مرنٕن شینکھ (۱۲۷)

تم شوہ ۔ مایا میں اس سنسار روپی ساگر میں کیوں ڈوبے ہو ۔ جب تم نے سعتھ توڑ دیا ۔ تو تمہارے سامنے اندھیرا چھا گیا ۔ مقررہ وقت پر یم تم کو بدبھا گت کرکے لے جائے گا ۔ اس لئے تمہارے مرنے کا خوف تم سے کون ہٹائے گا ۔

کرم زٕہ ۔ کارن ترٛہ کومبھی
بوہ کیبک پرہ تو کس انگ ۱
وتھ کھس سورتہ منڈل زبت
توے ژلیہ مرنٕن شینکھ (۱۲۸)

کرم دو ہیں ۔ اور کارن تین ۔ ان پر تو کیبک یوگ سے ابھیاس کر ۔ پرلوک میں ایسا کرنے سے تمہارا سدھار ہوگا ۔ اس لئے اٹھو اور سورج منڈل پر چڑھ کر سے جمیر کرو ۔ ایسا کرنے سے تمہارے مرنے کا خوف تم سے دور ہوگا ۔

گیانک امبر پوٗرہ تتہ
یم پد للہ نہ پتم ہردہ انگ ۱
کارن پرہ وک نے الکر للے
چیتہ جوٗہ تہ کاسٕن مرنٕن شینکھ (۱۲۹)

اپنے آپ کو گیان روپی کپڑوں میں پہنا کر ۔ ان واکھیوں پر دل میں دھیان دے ۔ جو للہ نے کہے ہیں ۔ پرنو یعنی اوم کے ہردے سے نکلنے اپنے چت روپی جیوتی میں سے لے گیا ۔ تب اپ

۱ ایک اونچا استھان ۔

کرنے سے مرنے کا خوف دُور ہُوا ۔

چھوٹی گوہ نہ چھوٹی نا کُونے
دُھِچھم اور پور نا کُونے
زِ پہ پھَل تتے مول نا کُونے
چھوٹی ژِھارُن تہ گارُن نا کُونے (۱۳۰)

وُہ (ایشور) کہیں ہے اور کہیں بھی نہیں ہے۔ میں نے اُس کو اِدھر اُدھر کہیں نہیں دیکھا۔ یہ قدرت کا پھل ہے اور اُس کی کوئی قیمت نہیں۔ اُس کے تلاش کرنے کی ضرورت اِدھر اُدھر کہیں نہیں ہے۔ بلکہ وُہ ہر جگہ موجُود ہے ۔

نرِم پراوِت وِکھُو نو ژھونڈُم
ژُکھن بھوگت ہر دم نہ پرے
سمُوئی آہار سِمھاہ نِرِوُنم
ژِرَہ اُلم دُکھ وادُو پولُم ژرے (۱۳۱)

جنم پا کر میں نے ایشوری کی خواہش نہیں کی۔ لالچ اور عیش و عشرت کی چاہت نہیں کی۔ تھوڑا سا کھانا بھی کافی سمجھی۔ میں نے دُکھ۔ درد اور غُربت برداشت کی۔ اور ایشور کی پُوجا کرتی رہی ۔

زانہ ہا ناڈی ڈَل رٹِت
ژھِٹ وِٹت ژوٹِت کلیش
زانہ ہا اُدہ رس تہ رسایَن گٹت
شو چھوئی کروٹ تے زِین اُپدیش (۱۳۲)

۱؎ خوشحالی سے پُوجا کی۔

کاشش ہیں ناڑی زنی کو من میں قابو کرنا جانتی - تب ہیں کلیشس نہ کا ٹتی باندھتی اور دیاتی - اور ہیں رس اور رساین کو بھی جانتی - رشتہ کا پانا مشکل ہے - اس اپدیش کو اچھی طرح سے جانو ÷

ژُوزس ہُود تے داوِس سگرے
سگرئے گرنگ تہ مرکھ نہ زانہہ
سگرئے نئے کرک آم ڈام کرک
بڑہئی نِدد تہ بلکہ نہ زانہہ (۱۳۳)

شریر کے ساتھ بیماری ہے - بیماری میں پرہیز کرنا لازمی ہے اگر پرہیز کیا - تو کبھی نہیں مروگے - اگر ناپرہیزی کی - اور لاپرواہ رہے تو بیماری بڑھ جائیگی اور کبھی بھی صحت یاب نہیں ہو جاؤ گے ÷

ہیوتھ مُدر تے میوٹھ زہر
ییس یُوتھ ژوُنگ تیتھ بھاوُ
یم یتھ کرئی کل تہ کہر
سُو تیتھ شہر واتیتھ پیو (۱۳۴)

کڑوا میٹھا ہے - اور میٹھا کڑوا ہے - جس نے جس کی خواہش ظاہر کی - اور جس نے خواہش کی - اور اُسی پر مستقل رہا - وہی اُس شہر یعنی منزل مقصود کو پہونچ گیا ÷

یم چھِنہ منش تم چھئی رشئی
یمن زیہہ منش گنشتہ گوا
پَرٹت تہ بوٹ ہیت کھیاک کیاہ رچھے
نوُٹ میہ تس بانس پیہ گیو (۱۳۵)

۱ ناپرہیزی ۲ اندریوں کا قابو کرنا - ۳ خواہشات کو پورا کرنا ۴ وغیرہ -

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

وہ انسان نہیں۔ بلکہ رشی ہے جنھوں نے من سے ستر یہ کو بھول دیا۔ بڑا اور بوڑھا ہو کر شری اُنھاری پروشش کیسے کر سکتا ہے۔ جیسے ٹوٹے ہوئے برتن میں گھی ٹھہر نہیں سکتا ؛

تنہ مشہ گوپس بہ تس کوٗئی
ہوٗندم ستمگ گھنٹھ وزان
تتھہ چاپہ دتارناپہ ولارنا ذرم
آکاش تہ پرکاش گوم ستر (١٣٦)

میں تن من سے اُس کی (ایشور) طرف لگی رہی۔ میں نے سچائی کے گھڑیال بجتے سنے۔ میں نے اُسی جگہ استقلال سے تپسیا کی۔ تب میں نے آکاش اور پرکاش کا گیان حاصل کیا ؛

ہتمبر پے پیس۔ کوہ توڑ اجن
مس۔ رس کوہ اہنا جن گرس
شانتن ہنر کرتے تہ ابھلہ اچھن
اندرم گاہ پلہ رشبر پیدس (١٣٧)

ایک چنگاری جو اُس پر پڑی۔ تو اُس نے کیوں برداشت نہیں کی۔ شراب اُس کے ناڑیوں میں کیوں چلا گیا۔ اُس نے سادھوؤں کے کریا کا وزن اور قیمت گھٹا دیا۔ جب کہ اُس کی اندر کی روشنی باہر نکلی ؛

تلہ چھوٗئی ترکیس تے بیٹھ چوکت ڈرانان
ونہ تہ مالہ متن کیتھہ پڑان چوٗئی
سورہ کی سو مبر تھ یتہ چھوٗئی سٹران
ونتہ مالہ اُن کیتھہ روزان چوٗئی (١٣٨)

۱۔ آزما کر سمجھ لینا۔ ۲۔ کرامات کرنی فروع کی۔ ۳۔ خندہ۔ ۴۔ باقی رہتا ہے۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

تمہارے نیچے ایک گہری کھائی ہے۔ اور تم اُس پر ناچتے ہو۔ ہے منش تمہارا دل یہ دیکھ کر بھی کیسے برداشت کرتا ہے۔ سب کچھ حاصل کیا ہُوا یہاں ہی چھوڑنا پڑتا ہے ہے منش یہ دیکھ کہ تم سے روٹی کیسے کھائی جاتی ہے؟

دُمن بستہ دتو دِل
بمنش پیٹھہ زمان کھار
ششترس سون گژھہ حاصل
وُنہ چھےسُل تہ ژھانڈُن یار (۱۳۹)

تم اپنا دل پھونکنے کی طرف لگا۔ جیسے لوہار پھونکنے میں پھونک بھرتا ہے۔ ایسا کرنے سے تمہارا دل سونے میں تبدیل ہوگا ابھی سویرا ہے۔ تو اپنے دوست (ایشور) کی تلاش کر۔

سمدرس نو لبی ساحل
نہ تتھ سُم نہ تتھ تار
پر کر پیدہ پرواز تل
وُنہ چھےسُل تہ ژھانڈُن یار (۱۴۰)

سمندر کا ساحل پانا بہت مشکل ہے۔ جس پر نہ کوئی پُل ہے نہ پار جانے کا کوئی ذریعہ ہے۔ تم پر پیدا کر جس سے کہ تم پرواز کر سکو گے۔ ابھی سویرا ہے۔ تم اپنے سچے دوست (ایشور) کی تلاش کرو۔

غافلہ ہکہ کھے۔ تدعہ تل
ہوشیار روزتہ تراؤ پیاول

(۱) یہ اور اگلے دو واکھ للّہ نے تنور سے نکل کر شاہ ہمدان کو ...

ترازٕکۍ نٔے تہٕ چھوک جاہل
ژٕہٕ چھے سُل تہٕ ژٕنانٕدان بار (۱۴۱)

او غافل آدمی۔ ذرا تیزی سے چل۔ ہوشیار ہو جاؤ اور دل کے بُرے خیالات چھوڑ دے۔ اگر ایسا نہیں کرو گے۔ تو تُم بڑے بیوقوف ہو۔ اس لئے ابھی سویر ہے۔ تو اپنے سچے دوست (ایشور) کی تلاش کرو۔

دَمہ دَمہ اومکارٕ مَن پرٕنووُم
پانٕے پرٕان پانٕے بوزٕران
سوٚہم پدس اہم گوٚلُم
تٕہ لَل ابو واژٕس پرکاشس تھاران (۱۴۲)

ہر وقت میں نے اومکار کے منتر کا ہی اُچارن کیا۔ خود ہی میں پڑھتی رہی اور سُنتی رہی۔ سوہم پد سے میں نے اہم کو مٹا دیا۔ تب میں لل گیان مارگ پہ پہونچی۔

دِیشہٕ آیس دَش دِشٕہ تیلٕت
ژٕلِت ژٕووُم شُشہٕ اَدہ واوٕ
شوٚنیہ ڈٕیُوٹھُم اَشایہٕ شایہٕ میلت
شُشہٕ تہٕ ترہٕ ترٕمکس تہٕ شوٚنی دراوٕ (۱۴۳)

دش دیشوں کو پھر کر میں اپنے دیش میں آئی۔ میں شُنیہ اور ہوا کو کاٹ کر آسمانوں سے گذری۔ ہر جگہ میں نے شوہی شو موجود پایا چھ اور تین کو بند کیا۔ تب بھی کیول شو ہی رہا۔

دَمی ڈٕیٹھُم ندٕ وَہوان دِمی
دَمی ڈٕیُوٹھُم سُم نہ تٕہ تار

ح ۱ پھر کر۔ ح ۲ چھ حواس۔ ح ۳ تین گُن۔ ح ۴ ہوا۔ ح ۵ پل۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

زمی ڈیٹھم تھر پھلہ وفی
زمی ڈیوٹھم اگل نتہ خار (۱۴۴)

ایک وقت میں نے بہتی ہوئی اندی دیکھی۔ ایک وقت میں نے ناہی پل دیکھا۔ ناہی پار جانے کا ذریعہ دیکھا۔ ایک وقت میں نے کھلی ہوئی بیل دیکھی۔ ایک وقت میں نے ناہی پھول نہ ہی کانٹا دیکھا

زمی آسس ہوکٹ کورا
زمی سنیپنس جوان پتور
زمی آسس پھیران تھوران
زمی سنیپنس ذرت شور (۱۴۵)

ایک وقت میں ایک چھوٹی کنیا تھی۔ ایک وقت میں پوری جوان ہوگئی۔ ایک وقت میں ادھر ادھر پھرتی رہتی تھی۔ ایک وقت میں پھر جل کر راکھ ہوگئی:

زمی ڈیوٹھم شبنم پوان
زمی ڈیوٹھم اپوان شور
زمی ڈیٹھم اہہ گٹہ راتس
زمی ڈیوٹھم ذہتس نور (۱۴۶)

ایک وقت میں نے شبنم پڑتے دیکھا۔ ایک وقت میں نے کہر پڑتے دیکھا۔ ایک وقت میں نے اندھیری رات دیکھی۔ ایک وقت میں نے ذات کی روشنی دیکھی:

زمی ڈیٹھم گگ دنہ وفی
زمی ڈیوٹھم ذہہ نتہ نار

---

(۱) شعلے اٹھتے ہوئے

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

زٕچی ڈیٹھم پانڈون ہنز ماجی
زٕچی ڈیٹھم کرٲجی ماس (۱۴۷)

- وقت میں نے بھٹی کو روشن دیکھا - ایک وقت میں نے نا ہی دھواں دیکھا اور نا ہی آگ دیکھی - ایک وقت میں نے پانڈوں کی ماں دیکھی - ایک وقت میں نے کمہار کی ماسی دیکھی ۔

رٕژھ کرے دارہ برتر پرم
پران چھید رٹم تہ ژٕنس دمہ ٹا
ہِرزیہ چہ کُٹھر اندر گنڈم
اُدم کے چوبکہ توڈمس بم ہا (۱۴۸)

میں نے اپنے شریر روپی مکان کے دروازے اور کھڑکیاں بند کیں - پران چوروں کو پکڑ کر میں نے امداد کے لئے پکارا - اور اپنے دل روپی کوٹھڑی میں اُن کو بند کر کے اُوم روپی چابک سے خوب مارا یعنی قابو کیا ۔

دٕہہ تارہٕ دُنیاہس سٕہ مالہ برٕم
یتوٗ نہ دٕمُ کُنہہ نتہ کیاہ
ہاڈسہ للہ ہٕمہ علماٗ پورُم
پیرہ پیرہ کورُم پورُم نہ زانہہ (۱۴۹)

چند دن آکر تیں نے دُنیا میں ظلم کیا - بعد میں میں نے اس کی اصلیت جان لی - کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے - مجھ لل نے بڑی خواہش سے تعلیم حاصل کی - میں پڑھتی رہی لیکن ایسا کرنے سے ایشور کو نہ پایا

حـ١ - امداد حـ٢ مارا - حـ٣ - پرماتما کو پراپت کیا ۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

چھِنس اوبرس زائن زانہ ہہ
سمندرس زانہ ہمہ کڈِت ووتھہ
ہندِس روگیس ویدِ انہ ہا
موڈس زدنم نہ پرنت کیتھ (۱۵۰)

یہ ممکن ہے۔ کہ میں دکھنا اس ابر کو ہٹا سکوں۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ میں سمندر کو ایک نالی کے ذریعہ خالی کر سکوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ روگیوں اور کوڑیوں کو میں علاج کر سکوں لیکن یہ ممکن نہیں۔ کہ میں ایک مورکھ کو اپدیش کر سکوں ؛

دِلکِس باغس دور کر گاسل
اَدہ دوہ نوی ہیہ زلہ باغ
موت منگہ نے عمرِ ہند حاصل
موت چھوئی پتہ پتہ تحصیلدار (۱۵۱)

اپنے دل روپی باغ سے گھاس پھوس دور کر۔ تب ممکن ہے۔ کہ تمہارا نرگس کا باغ پھولے گا۔ مگر تم سے زندگی کی کمائی مانگیں گے موت تمہارے پیچھے تحصیلدار کی طرح لگا ہے۔ یعنی جیسے تحصیلدار مالیہ کے لئے پیچھے لگا رہتا ہے ؛

پتہ پتہ گران زل ہو منداَن
بڑیوک تھنی اہم بھاو
شاستر پران ہیکتھا لبان
شاستر پرم تہ پران چھس (۱۵۲)

وہ ایسے پڑھتے رہے۔ جیسے کوئی پانی کو منتھتا ہے۔ یعنی پانی

ح۱۔ ہٹانا۔ ح۲ سمجھانا۔ ح۳ مغروری۔

منتھنے سے کوئی فایدہ نہیں۔ ایسے لوگوں کو اہم بھاؤ یعنی غرور پیدا ہوتا ہے۔ شاستر پڑھ کر وہ لوگوں میں دکھاوا کرتے ہیں۔ میں نے شاستر پڑھا۔ اور پڑھتی رہتی ہوں۔ یعنی مطلب کو جان گئی ؂

پُرھُم پوٗلُم اَبھ ژُتی پرُم
کیسرہ اونہ دودلُم رٹِتھ شال
پرِیس پہ ژُنُم ہتہ پانس پوٗلُم
اَدہ گوم معلوم تہ زیٖنُم نال (۱۵۳)

جو کچھ میں نے پڑھا۔ اُسی پر عمل کی۔ جو میں نے نہیں پڑھا تھا۔ وہ بھی پڑھا۔ من روپی شیر کو میں نے خواہشات روپی جنگل سے نکال کر ایک گیدڑ کی طرح بنایا۔ یعنی قابو کیا۔ دوسروں کو اُپدیش کیا۔ اور خود اس پر عمل کی۔ تب مجھے اصلیت معلوم ہو گئی۔ اور میدان جیت لیا یعنی کامیابی حاصل کی ؂

پرہ ہنہ وُلو لُوکن چھکھ پرنان
پانس چھُوی نہ گرُھان گُنن
پیٹھہ پاٹھہ کرتہ چھُی ناٹھ کرنان
پانس نہ پوشان پکہ ژٹہ تہ گن (۱۵۴)

اے اُپدیش کرنے والے۔ تو لوگوں کو اُپدیش کرتا ہے۔ لیکن خود تم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ گویا یہ آواز تمہارے کانوں تک نہیں پہنچتی۔ جس طرح کسائی ماس بیچتا ہے۔ اور اپنے لئے پشو کی ٹانگ اور کان تک بھی نہیں بچتے ؂

ح ۱ دل روپی شیر۔ ح ۲ دنیا کا خواہشات روپی جنگل۔ ح ۳ اُپدیش کرنے والا

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

پرن سُلب پالُن وُرلب
سہج گارُن سُوکھم تہ کرُوٹھ
ابھیاسہٕ کہ گھنہ کہ شاستر موٹھم
چیتن آنند نشچے گوم (۱۵۵)

پڑھنا آسان ہے لیکن اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ سچائی اور اصلیت کی تلاش کرنا بہت ہی سُوکھم اور مشکل کام ہے۔ بہت ابھیاس کرنے سے میں شاستر بھول گئی۔ تب مجھے سچی خوشی کا نشچے ہوا:

پرانہٕ پرانہٕ زِو تال پھوٚچم
زِ ہ یُوگیہ کرے تچھم نہٕ زانہہ
سمرن فران نہہ ٹھ تہ اَنگج گچھم
منچ دُوئی مالہ ژاچھم نہٕ زانہہ (۱۵۶)

پڑھتے پڑھتے میری زبان اور تالو گھس گئے۔ تمہارے لایق مجھ سے کوئی کریا نہیں ہو سکی۔ مالا پھرتے پھرتے میرا انگوٹھا اور اُنگلی گھس گئی۔ لیکن میرے دل کی دوئی کبھی دُور نہیں ہوئی:

پٹھِتھ تہ بُوزِتھ بہ یمہ تیٚہ ٹھن
آگر گھٹن ہندہ وید سیتی
پٹنچ سن دِتھ تھاوَن مٹن
سُوہتامن گرُھچہ اہنکاری (۱۵۷)

پڑھ کر اور سن کر برہمن برشٹ ہو جائیں گے۔ اُن کے وید پڑھنے سے زیادہ وہ کے ہنسنے بھی چھپ جائیں گے۔ وہ پٹن کا مال بٹوں پہونچائیں گے یعنی بُرے کرم کریں گے۔ یہ نیچ کام کر کے بھی وہ مغرور ہو جائیں گے:

۱۔ پرماتما کی تلاش ۲۔ نفرت۔ ۳۔ چوری کریں گے۔

پرِتھ نالہٕ پیٚہ وۆنُم ہتہٕ پانس وۆنُم
وۆنہٕ کُس تَلہٕ چھُنی مے پانس راہ
واہ گوم دِلس مے کیاہ و کرمُم
کُنو تُہ اَسۍ تس وۆنُم ہتہٕ ماہٕ
(۱۵۸)

غیروں کو میں نے نصیحت کی۔ لیکن خود غافل رہی۔ میں کس کو کہونگی یہ مجھے اپنا قصور ہے۔ میرے دِل میں افسوس ہے۔ کہ میں نے کیا کیا۔ وہ ایک ہی تھا۔ مگر میں جان نہ سکی ۔

پۆتھہِ کیاہ وچان چھکھ نہٕ دِ چھکھ کیٚنی
اَصلچ کتھ زانہٕ سمجی نہٕ ہا
پران لیکھان وۆٹھ انگج گجی ہا
اندرم وۆنی زانہٕ نہٕ وجی نہٕ ہا
(۱۵۹)

تمکا صورت کیا ہی تمہارے ہی میٹھی ہے۔ لیکن دِل تمہارا پتھر کے مانند ہے۔ اصلی بات تمہارے دِل میں کبھی نہیں کھب گئی۔ یعنی اصلی مطلب نہیں سمجھے۔ پڑھتے اور لکھتے تمہارے ہونٹ اور انگلیاں گھس گیئں۔ لیکن اندر کا دوئیت بھاو نہیں مٹا۔

بروٚنٹھہ کالہٕ آسن تتھی کیٚرن
ننگ ترونٹھ پَتَن ژیرن سیت
ماجہ کورہ اکھ وآس کرت نیٚرن
زوٚمہ ڈرت برن پیٚہ ون بیت
(۱۶۰)

آنے والے سمئے میں حالات ایسے ہونگے۔ کہ نا شپاتی اور سیب خوبانی کے ساتھ بے وقت پک جائیں گے۔ ماں بیٹی ناخدمیں ہاتھ ملا کر

۱۔ غلط رستے پر لگی۔ ۲۔ قصور۔ ۳۔ دہرم۔ ۴۔ حالات۔ ۵۔ پرانے۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

نکل جائیں گی اور غیروں کے ساتھ سارا دن گزار دیں گے ۔

بہ یہ کرم کرہ پترن پانس ہا
ارزن ہرزن بہیس نیو کتھ ییت
انیتہ راگہ رست پتھرن سو انس
اژہ یور گژھہ تہ تور چھم ہیوت (۱۶۱)

جیسا کرم میں کروں گی اس کا پھل میں نے بھوگنا ہے۔ دوسرے کو اس کے کرنے سے یا نتیجے سے کیا غرض ہے۔ اگر آخر میں میں تمام کرم نشکام بھاؤ سے پرماتما کے ارپن کروں گی۔ پھر جہاں بھی میں جاؤں گی وہاں میرے واسطے ضرور بھلائی ہو گی ۔

موڈس گیانچ کتھ نو ونزے
خرس گور دنہ راوی دہہ
یسکہ شاٹھس پھل نو وونے
راوِ رنہ کم یاجن تیل (۱۶۲)

مورکھ کو گیان کی باتیں نہیں کہنی چاہییں۔ گدھے کو گڑ دینے سے صرف وقت ہی ضایع ہو گا۔ ریتلی زمین میں بیج نہیں بونا چاہیے۔ نا ہی بھوسے کی روٹیوں پر تیل ضایع کرنا چاہیے ۔

میتھیا کپٹ اسَت ترووُم
منس کرُم سوئے اپدیش
زنس اندر اکیول زونم
انس کھینس کُس چھم دیش (۱۶۳)

میں نے فضول باتیں دھوکہ بازی اور جھوٹ بولنا چھوڑ دیا اور اپنے

۱ غرض یا واسطہ ۲ بھلائی ۳ جیووں میں ۴ نفرت

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

من کو یہی اُپدیش کیا۔ تمام جیووں میں ہمیں نے کیول پرماتما دیکھا۔
مجھے بھوجن کھانے سے کیا نفرت ہے ॥

موڑہ کرے چھے نہ دارُن تہ پارُن
موڑہ کرے چھے نہ دران کاہ
موڑہ کرے چھے نہ پانچ اگن وارن

سہزہ گارُن چھُوی اُپدیش (۱۶۴)

ہے موُرکھ کرم کرنا۔ برت رکھنا یا کھانا نہیں ہے۔ ناہی کرم کرنا
یکادشی کا برت رکھنا ہے جسے موُرکھ ناہی کرم کرنا پانچ اگن کے
بیچ بیٹھنا ہے۔ بلکہ پرماتما کا تلاش کرنا ہی سچا اُپدیش ہے ॥

میرٹ ہیہ نہ پرکاش سے گرٹے
پنیتھ ہیہ نہ تیرتھ کانہہ
وسنوں ہیہ نہ باندوس سے گرٹے
کنیس ہیہ نہ سکھ کانہہ (۱۶۵)

پرماتما کے گیان کے برابر کوئی روشنی نہیں ہے۔ پرماتما کے تلاش
کے برابر کوئی تیرتھ نہیں ہے۔ پرماتما کے برابر کوئی رشتہ دار نہیں
اور پرماتما کے بھے کے برابر کوئی سکھ نہیں ॥

ذیل مندرجہ دو واکھیہ بابا نصر الدین اور نند رشی صاحب نے کہے ہیں جن کے جواب دیا

سریس ہیہ نہ پرکاش سے گرٹے			گنگہ ہیہ نہ تیرتھ کانہہ
بالیس ہیہ نہ باندوس سے گرٹے			رنہ ہیہ نہ سکھ کانہہ
اچھن ہیہ نہ پرکاش سے گرٹے			گھٹن ہیہ نہ تیرتھ کانہہ
چھندس ہیہ نہ باندوس سے گرٹے			کھینہ ہیہ نہ سکھ کانہہ

۱۔ گیان ۲۔ تلاش ۳۔ عورت ۴۔ تندرستی

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

مانہ گھ مار بوتھ کام کرودھ لوکھ
نتہ کمان برت مارنے کمان
مینی کھن ڈیکھ سوُ وچار شم
ڈشے تہندر کیاہ کیو تھ زال (۱۶۶)

تم کام۔ کرودھ اور لالچ روپی دیوؤں کو مار دو۔ یعنی اندریوں کو قابو کرو۔ ورنہ وہ تیر مار کر تمہیں ہی مار دینگے۔ من میں وچار کر کے تم آتمہ سروپ کو پہچان لو۔ تب تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ وہ کتنے ہی ناپائدار ہیں ÷

موڈس پہ ذن چھوی موال شرن
موڈس پہ ذن چھوی موره یون کوه
موڈس پرن چھوی سمندر پودرن
موڈس پہ نان رادی ذہہ (۱۶۷)

مورکھ کو نصیحت کرنا ایسا ہی مشکل کام ہے۔ جیسا کہ بال کو چیرنا۔ مورکھ کو نصیحت کرنا جیسے ایک پہاڑ کو چھوٹے چھوٹے پتھروں سے ٹکڑا کرنا ہے۔ مورکھ کو نصیحت کرنا جیسے ایک سمندر کو خشک کرنا ہے۔ در اصل ایک مورکھ کو نصیحت کرنا اپنا ہی وقت ضایع کرنا ہے ÷

منند چھہ ہیکل کر ذرہ ہنم
یلہ ہذن گیلمن اسن تراوه
یور کر چامہ کرسنه ذرم
یلہ اندرم خارک لدرم واره (۱۶۸)

میں شرم کی زنجیر تب چھوڑوں گی۔ جب کہ مجھ میں لوگوں کا

ط آتمہ سروپ ۲ نصیحت کرنا ۳ چھوٹے چھوٹے پتھروں سے پہاڑ بناڈالنا ہے

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

بُرا بھلا کہنا یا ہنسی مخول کا برداشت پیدا ہو جائے یہ شرم رُوپی جامہ تب میرا جل جائے گا جب کہ میرا من رُوپی سانپ ایک ٹھکانے رہیگا

رُت تہ کرُوٹھ سورتی پزم
کنَن ہئہ بوزُن اچھن ہئہ بھاوُ
اورُک ذیُن یلہ وُندہ وُزم
رتن دیپ پزلم وُزنہ واوُ (۱۶۹)

بھلا اور بُرا تمام مجھ کو پیش آئے۔ کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہے۔ جب کہ میرے من میں پرماتما دیو کی آواز سنائی دیگی۔ تب میرے من میں گیان رُوپی دیوا آندھی سے بچ کر بھی جلتا رہے گا ؎

یہ کیاہ آست یہ کیوت زنگ گوم
نسنگ گوم ژٹت ہیدنے دگے
سارنی یدن گنوئی وکھن پیم
تلہ مہ تراگ گوم لگہ کمہ شاٹھے (۱۷۰)

یہ کیا تھا اور مجھے یہ کیا پیش آیا۔ مجھے کسی نامعلوم دُکھ سے سہارا چھوٹ گیا۔ تمام دکھیوں کا مجھے ایک ہی اپدیش ملا۔ میں تل ایک جھیل میں پڑی ہوں۔ اور کچھ معلوم نہیں۔ کہ میں کس کنارے پہ پہونچوں گی ؎

یہ کیاہ آست یہ کیوت زنگ گوم
سے زنگ گرت گوم لگہ کرِ شاٹھے

ح۱ بھلا اور بُرا ح۲ آندھی ح۳ پیش آنا ح۴ اُلٹا۔

تالو رازداہہ[1] اَبگ[2] چھان پیوم
جالن گوم زونُم پان پننوُی (۱۷۱)

یہ کیا تھا اور مجھے یہ کیا پیش آیا - ہر ایک بات میرے لئے اُلٹی ہوگئی - اور مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آتا - کہ میں کس کنارے پر پہنچونگا چھت بنوانے کے لئے مجھے ایک ناتجربہ کار ترکھان ملا - یہ میرے لئے اچھا ہی ہوا - کہ میں اپنے آپ کو خود ہی پہچان لونگی ۞

یُشت پوگیس تتہ اوس شوٗ
تتہ ژیوٗٹھم موٗن شوٗ
کَنس ژہِنک وول شوٗ
سوٗہی یِیے شوٗ بو کوسہ (۱۷۲)

جہاں جہاں میں گئی - وہاں وُہی موجود تھا - وہاں میں نے وُہی پتا رُوپی ایشور کو دیکھا - اُس کے کانوں میں کنڈل ہیں - وُہ تو وُہی ہے - میں کون ہوں ۞

یُس ہو مالہ ہدم گیلم مسخرہ کرم
شوٗی ہو مالہ منس خرم نہ زراہہ
شو پننہ یلہ انوگرہ کرم
لوکہ ہنند ہدُن مہ کرم کیاہ (۱۷۳)

ہے منش! جب مجھے ٹھٹھا مخول اور بُرا بھلا کہے - اُس کو میں کبھی دل سے نفرت نہیں کروں گی - جب شو مجھ پر اپنا انوگرہ کریگا تب لوگوں کا ٹھٹھا مخول مجھے کیا کر سکتا ہے ۞

---

[1] عالیشان محل [2] ناتجربہ کار

پیہ یہ کرہ شوئی ارٹن ۱؎
یہ رسہٖ اڈرزرتم تی منتھر ۲؎
یہ یتھ نگم زیتیں پرہ ٹری ۳؎
شوئی پرمہ شیون منتھر (۱۷۴)

جو جو کام میں نے کیا۔ وہ شیو جی کی پوجا ہے۔ جو بات میں نے زبان سے نکالی۔ وہ شیو جی کا منتر ہے۔ یہ واقفیت میرے شریر کے ساتھ وابستہ ہو گی۔ تمام پشتکوں کا لب لباب شیو کی واقفیت ہے ۞

زنگس منز چھوی ہیون بگن ۴؎
سوری ٹرالک ترک شکھ
ٹرکھ۔ رش تہ ویری گالک
اوہ ویشک شوس تند مکھ (۱۷۵)

ڈراما کے سٹیج پر جیسے مختلف بھیسوں میں مختلف شکلیں نظر آتی ہیں۔ اُن کے جاننے کی تلاش کر۔ اپنے آپ میں برداشت کرنے کی شکتی اگر بڑھاؤ گے۔ تو تم کو آنند ہوگا۔ اگر تم کرودھ نفرت حسد کو قابو کرو گے۔ تب تمہیں شیو سروپ کا درشن ہو سکتا ۞

راجس بوج یم کرتل تجی
شورگس بوج چھ تپ تے دان
سہز س بوج یم گورہ کتھ پاجی
پاپہ پوہ بوج چھ پنی پان (۱۷۶)

سلطنت کا وہی حقدار ہو سکتا ہے۔ جو تلوار چلانا جانتا ہے۔ وہی
۵؎ ڈرامہ کا سٹیج ۳؎ وابستہ ۲؎ باتیں ۱؎ منہ سے نکلی

سُورگ حاصل کر سکتا ہے۔ جب ہیں تپ اور دان کرنے کی شکتی ہو۔ وُہی سچے گیان کی پراپتی کر سکتا ہے۔ جو گورو دیو کے وچن پر چلے اچھے اور بُرے کرموں کے پھل کا بھاگیہ صرف اپنا آپ ہے ؛

راژہ ہمس آسِت لوگُنت کولئی
کُس نام ژولئی گیاہ نام ہتھ
گرٹہ گو بندتے گرٹن ہت گولئی
گرٹہ دول ژولئی پھل فول ہتھ (۱۷۷)

راجا ہمس ہو کر تم کھونگے ہوگئے۔ یعنی دُنیا سے بے خبر رہ گئے کوئی شخص تم سے کوئی چیز لے کر بھاگ گیا۔ یعنی کسی نے تم کو دھوکہ دیا۔ جونہی کہ چکی کا کھونسا بند ہوتا ہے۔ یعنی شریر گر جاتا ہے۔ تو دانے کی نالی رک جاتی ہے۔ یعنی پرالبد ختم ہوتا ہے اور چکی والا دانے لے کر بھاگ جاتا ہے ؛

راوُنہ منترہ راوُن رُدوم
راوُتھ اتھہ آیس بھوُوہ سرہ
اسان گندان ہنرہ پرژوم
ڈپنے گرم پانس سرہئے (۱۷۸)

نقصان میں ہی مجھے نقصان ہوا۔ بھول کر مجھے بھوُوہ سر میں پایا گیا۔ ہنستے اور کھیلتے میں نے شو کو پایا۔ بغیر کسی کے کہنے مجھ پر خود ہی شو کا ہونا روشن ہوا ؛

لل بو دراَیس دُورے دُورے
ژلف تھو وتھ وچھس

ما بدھیان۔ ما نامعلوم چیز۔ ما قریب۔ ما بند ہوا۔ ما پرتا۔ ما نقصان ما یقین

لُس ژُن نیرے سُوفُٹ کرِیے
کھیتون دِیتون تچھس (۱۷۹)

میں گلیوں اور کوچوں میں پھرتی رہی۔ اور زبان سے کچھ بھی نہیں بولی۔ جو کرامات کرے وُہ نیچے گرے گا۔ بہتر ہے اُس کو کسی بھوت کے کھانے کے لئے دیا جائے ۔

لل بوہ دراییس لو کرے
ژھانڈان لُوسُم دُہہ کوہ رات
وُچھم پنڈت پنُنہ گرے
سُوئی مے رُٹمس نشترہ ساعت (۱۸۰)

میں لل ایشور کے پریم میں دیوانہ ہو کر نکلی۔ اور اُسی کی تلاش میں دن اور رات گزارے۔ آخر میں نے پنڈت یعنی گورو دیو کو اپنے گھر میں ہی پایا۔ جب میں نے اُس کو پکڑ لیا۔ وُہی میرے لئے شُبھ گرہ اور نیک مہوُرت بنا ۔

للہ مہ ذِیکُ لُوکہ ہانڈ کرنی
توٗے ژرِجم مَنے شینکھ
ماگ نُودُم نار ژولُم
کرہ ہتہ شر کوسُم مَنے شینکھ (۱۸۱)

مجھ لل کو لوگوں میں بدنام ہونے کو کہا گیا۔ ایسا کرنے سے میرے من کا شک دُور ہوا۔ میں نے ماگ میں ٹھنڈے پانی سے نہایا۔ اور ہاڑ میں آگ کی گرمی بھی برداشت کی۔ ایسا کرنے سے میرے تن کا میل دُور ہوا ۔

۱؎ بدنام ۲؎ شک ۳؎ میل۔ دوئی۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

لله گور بهماندہ پیٹھ کُن ڈُچھُم
شش مُکل تَر اوتم پاذن تان
گیانکه امرته پرکرت برم
توُبتی موزم اندہ وند تان (۱۸۲)

مجھ لل نے گورو مہاراج کو برہمہ رندر کے اوپر دیکھا جیسے
گیان کا پرکاش میرے پاؤں تک پہنچا میں نے اپنی بُدھی کو گیان
رُوپی امرت سے بھر دیا اور مکمل طور سے میں نے لالچ کو بھی چھوڑ دیا:

لل بہ دراٰئس کپسہ پوشہ سچی
کاڑتہ دُونۍ کرنم یتھۍ لتھہ
تہہ یلہ کھارنم زاویج تانڑ ہی
وُور وانہ گنیم الہانژۍ لتھہ (۱۸۳)

میں لل عالم وجود میں ایسی بے لوث آئی جیسے کپاس کے ڈوڈے
سے پھول بیلنے والے اور پنجے نے مجھے بہت پایمال کیا۔ دُنکی
نے ڈور کے ذریعے باریک باریک ریشوں میں علیحدہ کیا۔ اس کے
بعد جولاہے نے مجھے اوندھے لٹکا دیا

دھوب یله چاونس دوبه کنہ پٹھی
سنزتہ صابن مژنم یژی
سیچہ یله پھرنم ہینہ کاٹژی
اَدہ لله مه پراوم پرمہ گتھ (۱۸۴)

دھوبی نے سنری اور صابن مل کر پتھروں پہ دے پٹکا۔ اس کے
بعد میرے ہر ایک حصّے کو درزی نے جب قینچی سے کُتر کر سُوئی

؎۱ چاندر کی کلا یعنی گیان ؎۲ ہمت کیلئے ؎۳ پایمال کرنا ؎۴ چھیدنا کاٹنا ؎۵ عرفان

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

سے چھید ڈالا۔ تب میں پھر جا کے ٹھہ کاٹنے لگی۔ مطلب یہ کہ بہت سے تکالیف کے بعد آدمی ٹھہ کاٹنے لگتا ہے یعنی عرفان حاصل کرتا ہے

لولکہ نارہ ؤلہ لولہ للہ ناوُم
مرِنئے موئیس تہ رُوزُس نہ زرئے
رنگہ زِرہ ترا چھی کیاہ نہ رنگ ہوؤم
بوزِ پُن شرُلم کیاہ سنہ کرئے (۱۸۵)

مجھ لل نے پریم روپی اگنی کو اپنے ہر ذرّے میں برداشت کیا مرنے سے پہلے ہی میں مر گئی۔ بڑھاپا نہیں دیکھا اپنے بے رنگ ذات پہ میں نے کیا کیا رنگ نہیں دکھلائے۔ یعنی اگر یا ان میں میں نے کیا کچھ نہ کیا۔ میں سب کچھ ہوں۔ یہ سب بھول گئی۔ یعنی اہم بھاؤ کو بالکل ترک کیا ٭

ایتن مُنذر مانز لار لیوم دَتن
اکھی ہاوُنم اکھی ستھا اَوتھہ
یم بوزن تم کونہ ہشی مَلتن
للہ بوزِ اوشتن کرُاتی ھہ کتھہ (۱۸۶)

میرے پیروں کا ماس سڑکوں میں چمٹ گیا۔ یعنی مجھے تیرتھوں کو پھرتے پھرتے (اُس کی تلاش میں) پیروں کی چمڑی بھی گھس گئی۔ آخر مجھ کو کیول اوم ہی نے اُس ایشور کا رستہ دکھایا۔ جو شخص بھی یہ بات سُنے گا۔ وہ کیوں نہ اُس کے پریم میں دیوانہ بنے گا۔ لل نے سینکڑوں کے بدلے صرف ایک اوم پر دھیان دیا ٭

خدا اپنی بے رنگ ذات خدا بھولنا ناکہ بھی دو مکار خدا پرماتما

خدا ایک بھی اومکار

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

لکھاتہ ہتھ کا پھٹھ شیرہ ہشرم
نندیا سپنیم پھٹھ برداشتھ تالن
لل چھس کل ژانہہ نہ ژھینم
اندہ یلہ سپنس وپہہ مے کیاہ (۱۸۷)

میں نے گالیاں اور تھوکنا اپنے سر پہ لینا برداشت کیا شروع سے آخر تک میں بدنام ہوئی۔ میں لل ہوں اور خواہشات کبھی بھی میرے سے دور نہیں ہوئیں۔ بعد میں جب میں مکمل ہوئی تب مجھ میں کچھ بھی نہیں سما سکا یعنی کسی کی بات کا اثر نہیں ہوا۔

لژکاسی شیٹ نواری
ترنہ ژلہ کرہی آہار
یہ کم اپدیش گرہی ہوتہ بٹا
اچیتن ولس چیتن کٹھ دیون آہار (۱۸۸)

یہ تمہاری شرم اور سردی کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ ہم کے پشم سے تم اپنے شریر کو ڈھانپتے ہو۔ یہ بیچارہ گھاس پھوس کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے ہے مورکھ پنڈت! یہ تمہیں کس نے اپدیش کیا۔ کہ ایک بے جان پتھر کیلئے ایک جیتا جاگتا بھیڑ قربان کرنا چاہئے۔

دٔدہ سیتی گاشس ہومری
ودنہ مدن سیلی نہ ژانہہ
ہن کر صفا زیرہ اکہ میلی
یمو شالہ ٹینگو نیری نہ کنہہ (۱۸۹)

۱؎ شروع سے آخر تک ۲؎ خواہش ۳؎ برداشت ۴؎ شرم ۵؎ سردی
۶؎ گھاس پھوس ۷؎ بے جان۔ ۸؎ جاندار۔

رونے سے تمہاری بینائی ہی ختم ہو گی۔ رونے سے تمہیں کبھی بھی پرماتما نہیں ملیگا۔ اپنے من کو صاف کر پھر وہ آسانی سے مل سکتا ہے۔ اس طرح چلانے سے کوئی فایدہ نہیں جیسے گیدڑ بھبکیاں بے سود ہیں ۔

وُچھان تہ بہ چھس سارِسئی اندر
وُچھُم پرزلان سارِسئی منز
بوزِت تہ رُوزِت وُچھ ہرِش
گھرِہ چھوئی تشہونڈی بہ کوسہ لل (۱۹۰)

میں نے دیکھا۔ اور اپنے آپ کو ہر ایک کے اندر پایا۔ میں نے پرماتمہ سروپ کو بھی ہر ایک کے اندر پرکاشماں دیکھا۔ سُن کر ٹھہر کر اُس ایشور کا درشن کر۔ یہ اُس کا ہی گھر ہے۔ میں کون لل ہوں ۔

شِو شِو کران شِو نو توشے
گھِکھنڈہ زالک منس شوا سے
گھِرنے یو رہس زہہ در آسے
گھونے زہس زکھ پدرِ کانسے (۱۹۱)

صرف زبان سے شو شو بولنا شو خوشش نہیں ہوتا۔ اگر شو تمہارے من میں واس کرے گا۔ تو تم گھی کی طرح چمکوگے۔ تم اپنے شریر کو گھی دے دو۔ جس سے کہ یہ طاقت ور بن جائے۔ اگر تم اپنے شریر کو نہیں دو گے۔ تو اور کسی کو دیدے ۔

۱۔ پرسن ہونا۔ ۲۔ اور کسی کو دینا۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

شِو شِو کران ہمسہ گَتھ سوریت
رُوزِت رُوزہ ہاری زان کھورات
لاگہ رہت اُدے یُش من گریت
تَس نِت پرسن سورگر ناتھ (۱۹۲)

شِو کا نام زبان پر لانا راجا ہمس کے راستے کو یاد رکھنا دن اور رات گرہست دھرم کا وِدھی پوروک پالن کرنا اپنے من کو دوئی کا بھاؤ ہٹانا نِشکام کرم کرنا جس نے ایسا کیا۔ اسی پر شمبو خوش ہے ؛

شِنیہ کی میدان گُدُم پانس
سہ لله رُوزم نہ بُدھ نہ ہوش
وَزِ ہی سِنیَس پانی پانس
آدہ کہہ گَلہ پھُل لله پمپوش (۱۹۳)

میں نے شو شنیہ کے ویران میدان میں سفر کیا۔ مجھ لل کو نہ ہی ہوش تھا۔ نا ہی عقل سمجھ کام کرنے رہی۔ مجھ میں خود ہی آتمہ گیان پیدا ہوا۔ تب میرا گیان روپی کمل کھلا ؛ جیسے کیچڑ میں سے کمل پھول کھلتا ہے ؛

شِو چھُوئی زاوِل زال واہراوِت
کرنزن منز چھُوئی تارِت کَتھ
زِندہ نے وُچھہن اَدہ کتہ مَرِت
پانہ منزہ پان کَڈ وِچارِت کَتھ (۱۹۴)

(۱) دوئی کا بھاؤ مٹا کر (۲) واقف (۳) سرشٹی کمل کا کھلنا (۴) مایا جال (۵) جیووں کو (۶) پھنسایا ہوا (۷) جان لینا۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

شِو ایک مایا جال پھیلا کر بیٹھا ہے۔ اور اسی جال میں سب جیووں کو پھنسایا ہے۔ اگر تم نے زندگانی میں اس کے دیکھنے کی تلاش نہ کی۔ تو کب مر کر اس لئے اپنے من میں وچار کر۔ آتمہ سروپ کو جان لے۔

شِو چھُوئی تھَلہ تھَلہ رزان

مَو زان ہِندُ تہ مُسلمان

تُرُک ہے چھُکھ تہ پان پرٛزان

سوی چھے صاحبس سیت زانی زان (۱۹۵)

شِو ہر ایک جگہ ویاپک ہے۔ تم تعصب کو چھوڑ کر ہندو اور مسلمان میں بھید نہ رکھو۔ اگر تم دانا ہو۔ تو آتمہ سروپ کو پہچان لو۔ آتمہ سروپ کا پہچاننا ہی پرماتمہ سروپ کا جاننا ہے۔

سُون ذراوٗ دیہِنہ مل گو ولنت

یلہ ہیر اینلہ دیوٗتھس تاوٗ

گنٛز زَن گیٛس لولہ وُگلِت

یلہ کُنھگس ژُرِک نِشہ رُو دراو (۱۹۶)

سونا بھٹی سے نکل آیا اور سب میل جل گیا۔ جب کہ میں نے آتما کو آگیاں میں گُم کیا۔ میں اُس کے پریم میں برف کی طرح پگھل گئی۔ جیسے کچھ کشو سورج کے نکلنے پر دور ہوتا ہے۔

پچھتس آ نہ سیاس ژسسن زمس

شمس ہہ لہ چو پلنِنی وا لہ

(۱) ہر ایک جگہ ویاپک ہے۔ (۲) دانا (۳) اگیان دور ہو گیا۔ (۴) برف۔ (۵) اگیات (۶) گیات روپی سُورج (۷) پیچھے نہیں ہٹی (۸) لمحہ بھر (۹) پیچھے نہیں چھوڑا (۱۰) اپنے واکھیہ روپی گیان کو دے لیا۔

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

اندرِم گٹہ کار رٹِت تہ وولُم
ژٹِت تہ دیتُمس تیتی چاک (۱۹۷)

میں نے ایک لمحہ بھر بھی آشا دھارن نہیں کی۔ نہ ہی میں نے مال بھر کا بھروسہ کیا۔ میں نے اپنے ہی واکھیہ رُوپی نشہ پی لیا یعنی اُن پہ اچھی طرح دھیان دیا جس سے کہ میں نے اندر کے اگیان کو پکڑ لیا۔ اور اپنے آپ کے اندھکار کو دُور کیا۔ یعنی اگیان سے گیان حاصل کیا ॥

ہیچوِ ہارِ نچہ پٹرئی کان گوم
ایک چھالن پیوم ہیتھ رازدانے
منز باگ بازرس کُلفہٕ رُوان گوم
تیرتھہ رُست پان گومس مالہ زانے (۱۹۸)

لکڑی کی کمان میں مجھے گھاس کا تیر ملا۔ اس گنبد والے عالی شان محل کے لئے مجھے ایک ناتجربہ کار ترکھان ملا۔ مجھے بازار کے بیچ میں ایک دُکان ملا۔ جس کا کوئی قفل نہیں ہے۔ میرا شریر ایسا ہے۔ کہ کسی تیرتھ پر اشنان نہیں کیا ہے۔ ہے پیارے کون میری اس بات کو سمجھ سکے ॥

ہاتمنشہ کیاز چھُک وُٹھان ہیکہ لُورہ
اَمہ رکھہ ہا مالہ پکی نہ ناوٕ
لیکھتی یہ ناران کرینہ رکھے
تہ مالہ پکی نہ پھیرِت کانہہ (۱۹۹)

ا اگیان ۲ تاپ ۳ گرنا ۴ پھاڑ دیا پھینک دیا۔ ۵ ریت کی رسی یعنی ناپائدار

ہے منش تم ریت کی رسی بٹتے ہو۔ اس رسی کے پکڑنے سے
ہے منش یہ شریر روپی جہاز آگے نہیں چل سکتا ہے۔ یعنی
ایسا کرنے سے تمہارا ادہار نہیں ہو سکتا ہے۔ پرماتما نے جو تمہارے
نصیب میں لکھا ہے۔ وہ ہرگز کوئی بھی نہیں ٹال سکتا ہے ؎

ماچھتم کوہ چھوٗہی لگمت پہنسْ ؎۱
کوہ گوٗئے اپزِس پٮ۪ٹھ لوٗک برونٹھ
دِشہ بوزِ دُش کرِ زنگ پٮ۪ٹھ ؎۲ نِہسْ
پٮ۪نہ گرِ ھِنہ زِنہ مرنس کرونت ؎۴ (۲۰۰)

ہے موہ! تمہیں دوسروں کا نشہ کیوں لگا ہے۔ یعنی وِشیوں پہ
کیوں موہت ہوا ہے۔ تم نے جھوٹ کو کیوں سچ سمجھا ہے۔ تمہاری
کم سمجھی نے تمہیں دوسروں کے دہرم پر راغب کیا ہے۔ اور تمہارا
جینا اور مرنا ہمیشہ جاری رہا ؎

؎۱ وشیوں میں پھنسنا ؎۲ جھوٹ یعنی اگیان - سچ یعنی گیان -
؎۳ دوسروں کے دہرم میں راغب ہونا ؎۴ جینا مرنا جاری رہنا -

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri

Published by:-
Pt. Kashi Nath Charagi Managing Proprietor
Trust Publishing House Mahavir Bazar, Srinagar.
and
Printed by:-
S. S. BROCA
at
Brocas Artistic Press, Srinagar.

SPD-422

CC-0 Ishvar Ashram Trust, New Delhi. Digitized by eGangotri